

## نماز ظہرین اور مغربین میں جمع اور تفریق کے بارے میں مناظرہ

<"xml encoding="UTF-8?>

نواب:- نواب عبد القیوم خان نے جو اہل تسنن کے شرفاء اور رؤسائے میں سے اور بال کی کھال نکالنے اور جستجو کرنے والے انسان تھے ، کہا کہ قبلہ صاحب اگر آپ اجازت دیں تو جب تک حضرات چائے نوش فرمائیں میرے دل موضوع بحث سے خارج ایک سوال ہے اس کو عرض کروں۔

خیر طلب:- فرمائیے میں سننے کیلئے تیار ہوں ۔

نواب :- میرا سوال بہت مختصر ہے چونکہ مدتیں سے میرے دل میں تھا کہ باخبر شیعہ حضرات سے پوچھوں گا ، لیکن کوئی موقع ہاتھ نہ آیا اور اب اس کا مناسب محل آگیا ہے لہذا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرات شیعہ سنت رسول خدا (ص) کے خلاف نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کو ملا کر کس لئے پڑھتے ہیں ؟ ۔

پیغمبر(ص) نماز ظہرین و مغربین جمع و تفریق دونوں طرح سے پڑھتے تھے خیر طلب :- اول یہ کہ آپ حضرات (علمائے جلسہ کی طرف اشارہ) جانتے ہیں کہ فروعی مسائل میں علماء کے درمیان بہت اختلاف ہے جیسا کہ آپ کے چاروں امام بھی آپس میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے ہیں دوسرے یہ کہ آپ نے فرمایا "شیعوں کا عمل سنت رسول کے خلاف ہے " تو اس امر میں آپ کو اشتباہ ہوا ہے کیونکہ آن حضرت (ص) نمازیں کبھی یکجا اور کبھی الگ الگ ادا فرماتے تھے ۔

نواب :- (اپنے علماء کی طرف رخ کر کے) کیا یہ صحیح ہے کہ رسول اللہ (ص) جمع اور تفریق دونوں طرح سے نماز بجا لاتے تھے ؟ ۔

حافظ:- فقط سفر اور عذر کے موقع جیسے بارش وغیرہ میں اسی طرح سے عمل فرماتے تھے۔ تاکہ امت تعصب اور مشقت میں مبتلا نہ ہو، ورنہ حضر میں ہمیشہ الگ الگ پڑھتے تھے میرا خیال ہے کہ قبلہ صاحب نے غلطی سے سفر کو حضر سمجھ لیا ہے ۔

خیر طلب :- نہیں مجھ کو مغالطہ نہیں ہوا، بلکہ یقین رکھتا ہوں یہاں تک کہ آپ حضرات کی روایتوں میں بھی موجود ہے کہ کبھی حضر میں اور بغیر کسی عذر کے بھی بصورت جمع ادا فرماتے تھے ۔

حافظ:- میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے غلط فہمی سے شیعہ روایات کو ہماری روایات سمجھ لیا ہے ۔

خیر طلب :- شیعہ راوی تو اس مقصد پر متفق ہی ہیں گفتگو ہو رہی ہے آپ کے راویوں پر، اس بارے میں میں متعدد صحیح روایتیں صحاح اور آپ کی معتبر کتنا ہوں میں وارد ہیں ۔

حافظ:- ممکن ہے آپ کی نظر میں ہوں تو ان کا حوالہ بیان کیجئے ۔

خیر طلب :- مسلم ابن حجاج نے اپنی صحیح کے اندر "باب الجمع بین الصلواتین فی الحضر" میں روایوں کا سلسلہ نقل کرتے ہوئے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا "صَلَّی رَسُولُ اللَّهِ الظَّهَرُ وَالْعَصْرُ جَمَعًا وَالْمَغْرِبُ وَالْعَشَاءُ جَمِعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ" (یعنی رسول خدا(ص) نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کو بغیر خوف اور سفر کے ملا کر ادا فرماتے تھے)۔

اور پھر ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا "صَلَّیتُ مَعَ النَّبِیِّ ثَمَانِیَا جَمِعًا وَسَبْعًا" (یعنی میں نے رسول

خدا (ص) کے ساتھ آئھ رکعت (نماز ظہر و عصر) اور سات رکعت (مغرب و عشاء) کو ملا کر پڑھتا تھا ۔ اور اسی حدیث کو امام احمد بن جنبل نے اپنی مسند کے جزء اول صفحہ نمبر 221 میں نقل کیا ہے ۔ علاوہ اس دوسری حدیث کے ابن عباس نے کہا " صلی رسول اللہ فی المدینة مقیماً غیر مسافر سبعاً وثماً نیا " (یعنی رسول خدا (ص) نے مدینے کے اندر حالت اقامت میں بغیر مسافرت کے سات رکعت اور آئھ رکعت یعنی مغرب و عشاء اور ظہر و عصر کو ملا کے نماز پڑھی ۔ )

امام مسلم اسی طرح کی کئی حدیثیں نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن شفیق نے کہا کہ ایک روز عبد اللہ ابن عباس عصر کے بعد ہمارے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اور شریک صحبت تھے یہاں تک کہ آفتاب نے غروب کیا ستارے ظاہر ہو گئے لوگوں نے " الصلوٰۃ الصّلواٰۃ " کی آواز دینا شروع کی لیکن ابن عباس نے اعتنا نہ کی اسی وقت بنی تمیم میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں کہا " الصلوٰۃ الصّلواٰۃ " ابن عباس نے کہا " اتَّعْلَمُنَا بِالسَّنَّةِ لَا أُمْ " لک رایت رسول اللہ یجمع بین الظہر و العصر والمغرب والعشاء " (یعنی تم مجھ کو سنت کی یاد دلاتے ہو حالانکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ (ص) نے نماز ظہر عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا ) عبد اللہ کہتا ہے کہ اس کلام سے میرے دل میں خدشہ پیدا ہوا اور میں نے جاکر ابو ہریرہ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی تصدیق کی اور کہا حقیقت وہی ہے جو ابن عباس نے بیان کی ۔

اور دوسرے طریقے سے بھی عبداللہ بن شفیق عقیل سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ منبر پر عبد اللہ ابن عباس کی تقریر نے طول کیینچہ یہاں تک کہ اندھیرا پھیل گیا، ایک شخص نے پے در پے تین بار " الصلوٰۃ الصّلواٰۃ " کی آواز دی ۔ ابن عباس جہنگھلا گئے اور کہا " لَا اُمْ لک اتَّعْلَمُنَا بِالصلوٰۃ وَكَتَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَاتِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ " (یعنی ... مجھ کو نماز کی تعلیم دیتا ہے ؟ حالانکہ ہم زمانہ رسول خدا (ص) میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ۔ )

زرقانی بھی جو آپ کے اکابر علماء میں سے ہیں، شرح موطاء مالک کے جزء اول " باب جمع بین الصَّلَوَاتِيْنَ " میں صفحہ 363 پر نسائی سے بطريق عمرو بن ہرم ابی شعشاہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس بصرہ میں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھتے تھے بغیر اسکے کہ ان کے درمیان کوئی فاصلہ یا کوئی چیز حائل ہوتی ہو اور کہتے تھے کہ رسول خدا (ص) اسی طرح نماز ادا فرماتے تھے (یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع فرماتے تھے ۔ )

نیز مسلم نے صحیح میں، مالک نے موطاء " باب جمع بین الصَّلَوَاتِيْنَ " میں امام احمد بن جنبل نے مسند سلسلہ روایات کو نقل کرتے ہوئے سعید بن جبیر کرے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا " صلی رسول اللہ الظہر و العصر جمعاً بالمدینة فی غیر خوف و لا مطر " (یعنی رسول اللہ مدینے میں نماز ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھی بغیر خوف اور بارش کے ) ابو زبیر کہتا ہے کہ میں نے ابو سعید سے سوال کیا کہ پیغمبر (ص) کس وجہ سے نماز جمع فرماتے تھے " تو ابو سعید نے کہا کہ یہی سوال میں نے ابن عباس سے کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ " اراد ان لا یحرج احدا من امته " (یعنی اسلئے جمع فرماتے تھے کہ آنحضرت (ص) کی امت میں سے کوئی شخص سختی اور مشقت میں نہ پڑھے اور چند دوسری روایتوں میں بھی نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا " جمع رسول اللہ بین الظہر و العصر والمغرب والعشاء فی غیر خوف و لا مطر " (یعنی رسول اللہ (ص) نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان جمع فرمایا بغیر اسکے کہ کوئی خوف ہو یا بارش ہوتی ہو ۔ اس بارے میں میں روایتیں کثرت سے نقل کی ہیں لیکن جمع بین الصَّلَوَاتِيْنَ کے جواز پر سب سے واضح دلیل یہی جمع بین الصَّلَوَاتِيْنَ کے نام کے ساتھ ابواب کی تعیین اور اسی باب میں احادیث جمع کرنا ہے تا کہ یہ مطلقاً جمع کے جائز

ہونے کی دلیلیں بنیں۔ ورنہ ایک مخصوص باب میں حضر میں اور ایک باب سفر میں نمازوں کو جمع کرنے پر قائم کرتے، چنانچہ یہ منقولہ روائیں صحاح اور آپ کی دوسری معتبر کتابوں میں سفر و حضر دونوں میں اس کے جائز ہونے سے تعلق رکھتی ہیں۔

حافظ:- ایسا کوئی باب یا نقل روایات صحیح بخاری میں موجود نہیں ہے۔

خیرطلب:- اولاً جب سارے ارباب صحاح جیسے مسلم، نسائی، احمد ابن حنبل، صحیحین مسلم وبخاری کے شارحین اور آپ کے دوسرے بڑے علماء نے نقل کیا ہے تو یہی ہمارے مطلب اور مقصد کے لئے کافی ہے۔ دوسرے امام بخاری نے بھی انہیں روایات کو جنہیں دوسروں نے نقل کیا ہے اپنی صحیح میں درج کیا ہے لیکن پوری چالاکی کے ساتھ ان کے محل یعنی جمع بین الصلواتین سے دوسرے محل پر منتقل کر دیا ہے، چنانچہ "باب تاخیر الظہر الی العصر من کتاب مواقيت الصلواۃ" "باب ذکر العشاء والعمته" اور باب "وقت المغرب" کا مطالعہ کیجیئے اور ان کا جائزہ لیجیئے تو یہ جمع بین الصلواتین کی ساری حدیثیں نظر آجائیں گی نتیجہ یہ کہ جمع بین الصلواتین کی اجازت اور رخصت کے عنوان کیساتھ ان احادیث کا نقل کرنا بتا تا ہے کہ یہ جمہور علمائے فریقین کا عقیدہ ہے۔ ایسی صورت میں کہ اپنے صحاح کے اندر ان حدیثوں کی صحت کا اقرار بھی کیا ہے چنانچہ علامہ نووی نے شرح صحیح مسلم میں عسقلانی اور قسطلانی، زکریا رازی نے ان شرحوں میں جو انہوں نے صحیح بخاری کی لکھی ہیں، زرقانی نے شرح موطاء مالک میں اور آپ کے دوسرے علمائے یہ احادیث اور خصوصاً حدیث ابن عباس کو نقل کرنے کے بعد ان کی صحت اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ یہ حدیثیں حضر میں جمع بین الصلواتین کی اجازت و رخصت کی دلیل ہیں تا کہ امت والی حرج اور مشقت میں مبتلا نہ ہوں۔

نواب:- یہ کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ رسول خدا (ص) سے یہ حدیثیں جمع کے عمل پر مروی ہوں لیکن علماء حکم اور عمل میں ان کے خلاف راستہ اختیار کریں؟

خیرطلب:- یہ صرف اسی موضوع سے مخصوص نہیں ہے، بعد کو آپ کی سمجھہ میں آئے گا اس کی مثالیں بہت ہیں۔ خاص اس موضوع میں بھی حضرات فقہاء اہل تسنن نے یا تو غور و فکر کے تصور سے یا کسی اور سبب سے جو مجھ کو معلوم نہیں ہے ان معتبر حدیثوں کی ان کے ظاہری کے خلاف مہمل تاویلیں کی ہیں۔ جیسا کہ کہتے ہیں "شاید یہ حدیثیں عذرکے موقع سے تعلق رکھتی ہوں مثلاً خوف و بیم، بارش اور آندھی وغیرہ چنانچہ آپ کے اکابر متقدمین میں سے ایک جماعت جیسے امام مالک، امام شافعی، اور مدینے کے چند فقیہوں نے اسی تاویل کے ساتھ فتوی دیا حالانکہ اس عقیدے کو ابن عباس کی حدیث رد کر دی ہے جو صاف صاف کہتے ہیں کہ "من غیر خوف ولا مطر" یعنی بغیر خوف اور نزول باران کے نماز کو جمع پڑھتے تھے۔

بعض دوسروں نے یہ خیال آرائی کی ہے کہ غالباً ابر گھرا ہوا تھا اس وجہ سے وقت کو نہیں پہچانا اور جیسے ہی نماز ظہر تمام کی ابر چھٹ گیا تو دیکھا کہ عصر کا وقت ہے لہذا عصر بھی پڑھ لی اور اس طرح سے ظہر عصر باہم جمع ہو گئیں۔

میں نہیں سوچ سکتا کہ اس سے زیادہ کمزور تاویل بھی گھڑی جاسکتی ہے گویا تاویل کرنے والوں نے غور ہی نہیں کیا کہ نماز پڑھنے والے رسول اللہ (ص) تھے اور رسول خدا (ص) کیلئے ابر کا ہونا نہ ہونا کوئی فرق نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ آنحضرت (ص) کا علم اسباب ظاہری کا محتاج نہیں تھا، بلکہ اسباب و آثار پر حاوی تھا اس سے قطع نظر کہ یہ کم فہم جماعت ایسی صورت حال پید ہونے پر کوئی دلیل اپنے پاس نہیں رکھتی اور علاوہ اس کے کہ یہ بات احادیث کے کھلے ہوئے مطالب کے خلاف ہے اس تاویل کا باطل ہونا نماز مغرب وعشاء کو جمع کرنے سے بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ابر کے موجود ہونے اور بر طرف ہونے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا حدیث ابن عباس (خیر امت) میں اس کی صراحت موجود ہے کہ ان کے خطبے نے اتنا طول کھینچا کہ سامعین نے کئی مرتبہ "الصلواة الصلوواة" کی آواز بلند کی یعنی یاد دلایا کہ ستارے ظاہر ہو گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے اس کے باوجود وہ نماز مغرب میں عمداً تاخیر کرتے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء کا وقت آگیا اور دونوں کو ملا کے ادا کیا اور ابو ہریرہ نے بھی اس کی تصدیق کی رسول اللہ (ص) اسی طرح عمل فرماتے تھے۔ یقیناً اس طرح کی تاویلیں ہمارے نزدیک باطل ہیں، بلکہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے بھی ان کو رد کیا ہے اور تاویلات کو ظواہر احادیث کے بخلاف جانا ہے جیسا کہ آپ کے اکابر علماء میں سے شیخ الاسلام انصاری نے "تحفة الباری فی شرح صحیح البخاری" باب الصلوواة الظہر مع العصر والمغرب والعشاء آخر صفحہ 292 جزء دوم میں اسی طرح علامہ قسطانی نے "ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری" صفحہ 293 جزء دوم میں اور صحیح بخاری کے دوسرے شارحین اور آپ کے علماء محققین کے ایک جم غیر نے لکھا ہے کہ اس قسم کی تاویلیں ظواہر احادیث کیخلاف ہیں اور اس بات کی قید لگانا کہ ہر نماز حتمی طور پر الگ الگ پڑھنا چائیے ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصوص ہے۔

نواب:- پھر یہ اختلاف کہاں سے آیا کہ مسلمان بھائیوں کے دو گروہ آپس میں ایک دوسرے کی جان کے درپے ہو گئے باہم عداوت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور راعمال کی مذمت اور قدح کرتے ہیں؟۔

خیر طلب:- اولاً! یہ کہ آپ نے فرمایا ہے مسلمان دو گروہ آپس میں ایک دوسرے کو عداوت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، تو میں مجبور ہوں کہ شیعیان اہل بیت طہارت و خاندان رسالت کی طرف سے دفاع کروں کہ ہم شیعوں کی جماعت برادران اہل تسنن کے علماء اور عوام میں کسی ایک کو بھی حقارت یا عداوت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی ہے بلکہ ان کو اپنے مسلمان بھائی سمجھتی ہے البتہ ہم کو بہت افسوس ہے کہ غیروں، خارجیوں، ناصبیوں اور امویوں کے غلط پروپیگنڈے اور شباطین جن وانس کی تحریکیں برادران اہل سنت کے دلوں میں کس لئے گھر کر لیتی ہیں؟ یہاں تک کہ اپنے شیعہ بھائیوں کو جو قبلہ، کتاب، نبوت، تمام احکام اور واجبات و مستحبات پر عمل اور کبائر و معاصی کے ترک میں ان کے ساتھ شریک ہیں راضی، مشرک اور کافر جانتے ہیں۔ اپنے سے جدا قرار دیتے ہیں اور بغض و عداوت کی نظر سے ان کی طرف دیکھتے ہیں۔

ثانیاً! آپ نے فرمایا ہے کہ "یہ اختلاف کہاں سے آیا؟" تو میں سوز دل کے عرض کرتا ہوں:- آتش بجان شمع فتد کیں بنا نہاد

ابھی یہ عرض کرنے کا وقت نہیں ہے کہ اس قسم کے اختلاف کا چشمہ کہاں سے پھوٹا۔ شاید انشا اللہ آئندہ راتوں میں موقع محل کی مناسبت سے اس کی نقاب کشائی ہو جائے اور آپ خود اصل حقیقت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

ثالثاً! نماز جمع و تفریق کے بارے میں حضرات فقہاء اہل تسنن نے مذکورہ روایتوں کو جو مطلقاً نماز ظہر و عصر و مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھنے کی اجازت اور جواز پر دلالت کرتی ہیں، امت کی سہولت و راحت اور سختی و مشقت و حرج سے بچانے کے لئے نقل کیا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے فضول تاویلیں کرتے ہیں اور بغیر عذر کے نمازوں کو اکھٹا پڑھنے کو جائز نہیں جانتے بلکہ ان میں سے بعض جیسے ابو حنیفہ اور ان کے تابعین مطلقاً جمع کرنے کو منع کرتے ہیں چاہے عذر کیساتھ ہو یا بغیر عذر کے، سفر میں ہو یا حضر میں لیکن دوسرے شافعی، مالکی، اور جنبلی علماء نے باوجود سارے اصول و فروع میں باہمی اختلافات کے سفر مباح کرے اندر جیسے حج، عمرہ اور جنگ وغیرہ میں اس کی اجازت دی ہے۔

البتہ شیعہ فقہاء ائمہ طاہرین آل محمد علیہم السلام کی پیروی میں جو ارشاد رسول (ص) کی بنا پر حق و باطل

کے درمیان فرق کرنے والے اور عدیل قرآن ہیں مطلقاً اس کے جواز کا حکم دیتے ہیں، خواہ سفر میں یا حضر میں، عذر کے ساتھ یا بغیر عذر کے، چاہے تقدیم کے ساتھ جمع کرے یا تاخیر کے ساتھ اور یہ جواز اختیار مصلی کے ساتھ ہے یعنی نماز گزار اگر چاہے تو نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء چاروں کو سہولت اور آرام کے لئے ایک نشست میں پڑھے یا ظہر و مغرب کو اول وقت فضیلت میں پڑھے اور نماز عصر وعشاء کو بھی انہیں کے اول وقت فضیلت میں ادا کرے اس کو اختیار ہے ہاں ہر ایک کو الگ الگ اور اپنے اپنے وقت فضیلت میں بجا لانا جمع کرنے سے افضل ضرور ہے جیسا کہ فقهاء شیعہ کی استدلالی کتابوں اور عملیہ رسالوں میں اس کا مکمل ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ لوگ اکثر مشاغل اور بہت سی پریشانیوں میں گرفتار رہتے ہیں اور ممکن ہے کہ تھوڑی سی غفلت میں نماز ان سے فوت ہو جائے لہذا سہولت اور رفع زحمت وحرج کے لئے (جو شارع مقدس کا مقصد ہے) شیعہ تقدیم یا تاخیر کے ساتھ جمع پڑھتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرات محترم کا ذہن روشن ہونے اور دوسرے برادران اہل سنت کے لئے جو ہم کو غیض و غصب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسی قدر جواب کافی ہوگا چونکہ دوسرے اہم بنیادی مطالب پیش نظر ہیں۔ لہذا بہتر ہے کہ ہم لوگ سابق اصل مذاکرات کی طرف واپس ہوں کیوں کہ جب خاص اصولی مطالب حل ہو جائے تو ان کے ساتھ فروعات خود بخود واضح ہو جائے۔ حافظ:- مجھ کو بہت مسرت ہے کہ میں نے پہلی ہی نشست میں قبلہ صاحب کے معلومات کا پتہ لگالیا اور یہ جان لیا کہ میرا فریق صحبت وہ شخص ہے جو زیادہ محدود نہیں اور ہماری کتابوں سے پوری طرح باخبر ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا بلکل بجا ہے کہ ہم اسی پہلی گفتگو کی طرف رجوع کریں۔ ★★